امام مہدی(عج) کے بارے میں قادیانی عقائد کا تنقیدی جائزہ

A Critical Review of Qadiyani's Beliefs Regarding Imam Mahdi(A.S)

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Syed Naseem Abbas Kazmi
Ph.D., Research Scholar, Department of Quran & Hadith, MIU, Qum Campus, Iran.
E-mail: nasimkazmi1214@gmail.com
Dr. Muhammad Yaqub Bashvi
Research Scholar, (MIU); Qum.
E-mail: bashovi786@yahoo.com

Abstract: Ghulam Ahmad Qadiani was born in 1835 AD in Qadian, India. He founded a new sect called Qadianiyat. He presented himself as the shadow prophet of the prophet, Jesus Christ and Imam Mahdi (A.S) and denied the well-known belief of Shiites and Sunnis about the reappearance of Imam Mahdi (A.S). In this article it is proved that the Qadiyani beliefs of considering the promised Mahdi as the spiritual son of the Prophet, his living life under the shadow of a just government, his death, and his fighting war by arguments are unfounded. Equally unproven is the belief that Imam Mahdi (A.S) and Jesus Christ (PBUH) are one and the same person.
Keywords: Imam Mahdi, Jesus, Ghulam Ahmad, Qadiyaniat, Mehdaviyat.

خلاصہ

غلام احمد قادیانی 1835 میں قادیان، انڈیا میں پیدا ہوا۔ اُس نے قادیانیّت کی بنیاد رکھی۔ اپنے آپ کو ظلی نبی، عیسی مسیح اور امام مہدی کے طور پر پیش کیا اور امام مہدی (عج) کے بارے میں شیعہ اور اہل سنت کے معروف عقیدے کا انکار کیا۔ پیش نظر مقالے میں امام مہدی کے بارے میں قادیانی عقائد کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اس کے امام مہدی کو رسول خداﷺ کا روحانی بیٹا جاننے، امام مہدی کے عادل حکومت کے سائے میں زندگی گزارنے، امام کی وفات، امام کا دلائل کی جنگ لڑنے اور امام مہدی اور حضرت عیسیؑ کو ایک ہی فرد قرار دینے جیسے عقائد نادرست ہیں۔

کلیدی الفاظ: امام مہدی، عیسیٰ، غلام احمد، قادیانیت، مہدویت۔

مقدمہ

دین اپنے پیروکاروں کو ہمیشہ ایک منظّم اور متحد امت کی صورت میں دیکھنا چاہتا ہے اور اختلاف کو پسند نہیں کرتا۔ اسی لئے نماز، روزہ، حج، خمس وزکات جیسے دسیوں دینی احکام سے وحدت کی جھلک نظر آتی ہے۔ ہر دور میں انبیاء کی بعثت، اسی مقصد کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر ہوتی رہی تاکہ امت ایک ہی رہبر اور لیڈر کی پیروی کرتے ہوئے الٰہی اہداف کی طرف گامزن ہو۔ انبیاء کا سلسلہ جب رسول خدا (ص) تک پہنچا تو مشیت الٰہی میں یہی طے پایا کہ انبیاء کا سلسلہ اختتام کو پہنچے۔ البتہ رسول خدا ﷺ کی رحلت کے بعد بھی ایسے نظام کی اشد ضرورت تھی جس کے سائے میں امت مسلمہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اپنے الٰہی اہداف کو پہنچے۔

اس ضرورت کے مدّ نظر رسول اللہ ﷺ نے اہل سنّت کے مطابق نظام خلافت اور اہل تشیع کے مطابق نظام امامت متعارف کروایا۔ تاہم اِن دونوں نظاموں کے مطابق آخر الزمان میں رسولخدا ﷺ کے آخری خلیفہ اور سلسلہ امامت کے آخری امام، امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا جو پوری دنیا میں دین اسلام کو پھیلا دیں گے اور عدل و انصاف کا ایک نظام قائم کر دیں گے کہ جو اتنے بڑے پیمانے پر انسانی معاشرے پر حاکم پہلا اور آخری نظامِ عدل و انصاف ہوگا۔ البتہ شیعہ عقائد کے مطابق امام مہدی علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام کی نسل سے اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ارجمند ہیں جو عصر حاضر میں مشیت الٰہی کے تحت پردہ غیبت میں زندگی گزار رہے ہیں اور جب آپ کو اذنِ پروردگار ملے گو آپ ظہور فرمائیں گے اور عالمی اسلامی انقلاب برپا کریں گے۔ تاہم تاریخ اسلام میں امام مہدی (عج) کی غیبت کے زمانہ میں وقتاً فوقتاً ایسے افراد آتے رہے جنہوں نے اپنے آپ کو امام مہدی (عج) کے طور پر پیش کیا اور اس سلسلے کی ایک کڑی تقریباً ایک صدی پہلے ہندوستان کے علاقے قادیان میں غلام احمد قادیانی کا فتنہ تھا جس نے قادیانیت نامی فرقے کی بنیاد رکھی اور اپنے آپ کو ظلی نبی، عیسیٰ مسیح اور مہدی موعود (عج) کے طور پر پیش کیا۔ قادیانی نے امام مہدی (عج) سے مربوط بعض روایات کا انکار کیا تو بعض تاویل کرکے انہیں اپنے آپ پر منطبق کیا۔ اس تحقیق میں قادیانیوں کے امام مہدی (عج) کے بارے میں اہم عقائد کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے تاکہ ان عقائد کی حقیقت سب پر عیاں ہو سکے۔

قادیانیت کا مختصر تعارف

غلام احمد قادیانی ۱۸۳۵ء میں ہندوستان کے علاقے قادیان میں پیدا ہوا[1] اور ۱۸۸۹ء میں اس نے قادیانیت کی بنیاد رکھی۔[2] وہ اپنا تعلق مغلیہ خاندان سے بتاتا ہے[3] اور ساتھ یہ دعوی بھی کرتا ہے کہ اسے الہام کے ذریعے بتایا گیا کہ اس کے آباء و اجداد بنی فارس ہیں اور اس کے بعض ننیال بنی فاطمہ میں سے تھے۔[4] قادیانی ۱۸۶۰ سے ۱۸۶۵ تک حکومت انگلینڈ کی ملازمت کیا کرتا تھا[5] پھر کچھ عرصہ بعد ملازمت کو چھوڑ کر کھیتی باڑی میں مصروف رہا۔[6] ۱۸۷۵ میں اس نے دعوی کیا کہ مجھے حالت مکاشفہ میں بعض اولیاء خدا سے ملاقات ہوئی ہے، اس بارے میں

لکھتا ہے: "مجھے روزے کی حالت میں مکاشفہ ہوا جس میں گذشتہ انبیاء و اولیاء سے میری ملاقات ہوئی اور ایک دن بیداری کی حالت میں رسول خدا، حضرت زہرا اور حسنین سے میری ملاقات ہوئی"۔[7] ۱۸۸۵ء میں اس نے مجدد اور مامور ہونے کا دعوی کیا۔[8] اس کے بعد ۱۸۹۱ء میں اس نے کہا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں لہٰذا جس عیسیٰ اور امام مہدی کی انتظار میں لوگ بیٹھے ہیں، وہ میں ہی ہوں۔[9] آخر کار ۱۹۰۱ء میں نبی ظلی اور تسمی کا دعوی کیا۔[10] ۱۹۰۸ء میں قادیانی کی وفات کے بعد نورالدین اس کا پہلا خلیفہ مقرر ہوا جس کی وفات کے بعد قادیانی کے بیٹے بشیر الدین کی خلافت پر اختلاف پیش آیا جس کے نتیجے میں قادیانی دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے، ایک فرقے نے مولوی محمد علی لاہوری کی سرکردگی میں، قادیانی کی نبوت اور نظام خلافت کا انکار کیا جو "انجمن اشاعت اسلام لاہور" (لاہوری گروپ) کے نام سے معروف ہوا، دوسرا گروہ جنہوں نے نظام خلافت کی پیروی کی وہ موجودہ خلیفہ، مرزا مسرور احمد کو قادیانی کے پانچویں جانشین کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔

امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ مہدویت

امام مہدی (عج) کے بارے میں اہل سنت اور شیعہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آخری زمانے میں اہل بیت میں سے ایک فرد معاشرے کی اصلاح کے لئے ظہور کرے گا۔ جس کے پیش نظر بعض علماء اہل سنت نے ظہور امام مہدی (عج) کی روایات کو متواتر جانا ہے اور ظہور کو اہل سنت والجماعہ کے عقائد میں سے شمار کیا ہے۔[11] بعض دیگر علماء اہل سنت، امام مہدی (عج) کے ظہور کے متعلق روایات کو متواتر اور مستفیض جانتے ہیں۔[12] ظہور امام مہدی (عج) کا عقیدہ اس قدر مشہور ہے کہ "ابن خلدون" جو احادیث مہدویت کو قبول نہیں کرتا وہ بھی اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے: "مسلمانوں کے درمیان عرصہ دراز سے یہ مشہور ہے کہ آخری زمانے میں اہل بیتؑ پیغمبر ﷺ میں سے ایک شخص ضرور ظہور کرے گا۔۔۔"[13] اسی طرح ابن تیمیہ، جو اہل بیت سے مربوط آیات و روایات کے سلسلے میں بہت سخت نظریہ رکھتا ہے وہ لکھتا ہے: "جن احادیث سے تمسک کر کے ظہور امام مہدی کو ثابت کیا جاتا ہے وہ احادیث صحیح ہیں جن کو ابوداود، ترمذی اور احمد بن حنبل جیسے بزرگوں نے نقل کیا ہے۔۔۔"[14]

اہل سنت کے نامدار محدثین نے بھی امام مہدی (عج) کے ظہور کے سلسلے میں روایات نقل کی ہیں۔[15] بعض علماء اہل سنت نے امام مہدی (عج) کے متعلق مستقل کتب تالیف کی ہیں جن میں؛ اربعین، تالیف ابی نعیم اصفہانی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، تالیف گنجی شافعی اور العرف الوردی فی اخبار المہدی، تالیف، سیوطی، کا نام سر فہرست ہے۔[16] علماء شیعہ میں سے شیخ طوسیؒ نے لکھا ہے کہ: "امت مسلمہ کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آخر الزمان میں امام مہدی (عج) قیام کریں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔۔۔"[17] کاشف الغطاء نے کہا ہے: "فریقین کے منابع میں امام مہدی (عج) کے بارے میں احادیث مستفیض (کثیر) ہیں"۔[18] مکارم شیرازی کے مطابق: "شیعہ اور اہل سنت کی کتابوں میں امام مہدی (عج) اور

ان کی عالمی حکومت کے متعلق احادیث، تواتر کی حد سے عبور کر چکی ہیں"۔[19] یہ تمام روایات، ضعیف نہیں ہیں بلکہ ان میں ایک بڑی تعداد، صحیح السند روایات کی ہے۔"[20]

بعض علماء کہتے ہیں، امام مہدیؑ کے بارے میں متواتر روایات کو کس طرح معتبر نہ مانا جائے جبکہ ان کے راویوں میں سے بعض مکی اور بعض مدنی، بعض کوفی اور بعض بصری، بعض شیعہ اور بعض اہل سنت، بعض اشعری اور بعض معتزلی ہیں۔۔۔ بعض راوی، صدر اسلام اور بعض، بعد کی صدیوں میں تھے، تو پھر کیسے ممکن ہے کہ ان مختلف مذاہب اور مختلف شہروں کے لوگوں نے ایک جگہ جمع ہو کر ان احادیث کو گھڑا ہو!؟[21] شہید باقر الصدر، نے امام مہدی (عج) کی روایات کے متعلق لکھا ہے: "امام مہدیؑ کے بارے میں نصوص اتنی زیادہ ہیں جن میں شک وتردید کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی، رسول خداﷺ سے تقریباچار سو روایت اہل سنت کے منابع میں نقل ہوئی ہیں، اسی طرح فریقین کے منابع میں چھ ہزار سے زیادہ روایات موجود ہیں لہٰذا اتنی زیادہ روایات کسی ایک موضوع کے سلسلے میں اسلام میں بے نظیر ہیں۔۔۔"[22]

قادیانیوں کا عقیدہ مہدویت

قادیانی، اپنے فرقہ میں مہدی موعود کے نام سے پہچانا جاتا ہے اور اس کے پیروکار آج تک اسی عقیدہ پر قائم ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ: "[مہدی] موعود آخر الزمان ہندوستان کے قادیان نامی علاقے میں 1250ھ، میں پیدا ہوا اور 1290ھ میں، خدا کی ہم کلامی سے مشرف ہوا اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔[23] قادیانی کہتا ہے: "میں کسی خوف وخطرے کے بغیر کہہ رہا ہوں کہ خدا کے فضل وکرم سے میں امام زمانؑ ہوں۔"[24]

ذیل میں ان کے امام مہدیؑ کے بارے میں نظریات کا تنقیدی جائزہ لیا جائے گا۔

ا: امام مہدی (عج) کا رسول خداﷺ کا روحانی بیٹا

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا تمام مسلمان، امام مہدی (عج) کے نسل رسول میں سے ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں لیکن امام مہدی کی پیغمبر اسلامﷺ سے اس نسبت کے متعلق قادیانی منابع میں من مانی تاویلیں پائی جاتی ہیں۔ قادیانی، امام مہدی کو آنحضرتﷺ کا روحانی فرزند جانتے ہیں اور اس سلسلے میں موجود روایات کو قادیانی پر منطبق کرتے ہیں۔ قادیانی کہتا ہے: "وہ امام مہدی جو آخری زمانے میں ظہور کرے گا، وہ روحانیت کی رو سے اس نبی میں سے نکلا ہو گا۔"[25] اس پر دلیل کے طور پر کہتا ہے، رسول خداﷺ نے فرمایا: "سلمان رجل منا اهل البيت"[26] سلمان ہم اہل بیتؑ میں سے ہے، تو جس طرح سلمان، اہل بیتؑ میں سے ہے اسی طرح مہدی، رسول خداﷺ کے معنوی فرزند ہیں۔[27] سورہ ابراہیم کی آیت نمبر ۳۶ کو مد نظر رکھتے ہوئے کہتے ہیں حضرت ابراہیم (ع) نے فرمایا تھا: فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي (36:14) ترجمہ: "جو میری پیروی کرے گا وہ میری ذریت میں سے ہو گا۔"[28]

پس اس آیت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسان اتباع کے ذریعے ذریت میں شامل ہو جاتا ہے۔

تجزیہ

اگرچہ پیغمبر اسلام ﷺ کا معنوی فرزند ہونا ایک نا قابل انکار حقیقت ہے، روایات میں پیغمبر اسلام ﷺ اور امام علی علیہ السلام کو امت کا باپ کہا گیا ہے۔[29] لیکن یہ بات امام مہدی (عج) کے متعلق احادیث کے بارے میں صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کے مخالف بہت سی دوسری احادیث موجود ہیں جن میں امام مہدی (عج) کو ذریت رسول، اولاد فاطمہ اور عترت رسول سے جانا گیا ہے لہٰذا ان تمام الفاظ سے معنوی فرزند اور شاگرد مراد نہیں لیا جا سکتا۔ اس بات کا مد نظر رکھنا بھی ضروری ہے کہ امام مہدی (عج) کے متعلق فقط (منّا) اور (منّی) کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے تاکہ ان تعبیروں کو "سلمان ہم اہل بیت میں سے ہے" کے ساتھ جوڑا جا سکے اور معنوی فرزند ہونے پر تطبیق دی جائے بلکہ کچھ احادیث میں "عترتی" کچھ میں "ذریتی" اور کچھ میں "من ولدی" کے الفاظ موجود ہیں جو انسان کی اولاد اور نسل سے مخصوص ہیں۔ ذیل میں اس کی وضاحت بیان کی جائے گی تاکہ قادیانیوں کے دعوی کی حقیقت کھل کر سامنے آئے۔

عترتی

امام مہدی (عج) کے متعلق احادیث میں جو تعبیریں استعمال ہوئی ہیں ان میں سے ایک "من عترتی" کی تعبیر ہے۔ ابو سعید خدری، کہتے ہیں میں نے رسول خدا ﷺ کو منبر پر یہ کہتے سنا:...إنّ المهدی من عترتي من أهل بيتي، يخرج في آخر الزمان...[30] مہدی، میری عترت اور میرے اہل بیت میں سے ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہو گا۔۔۔روایات اہل سنت میں بھی آیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "...ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي۔۔۔"۔[31]۔۔۔ پھر میری عترت میں سے ایک شخص ظہور کرے گا۔۔۔ ان روایات میں عترت کا لفظ استعمال ہوا ہے اور لغت عرب میں، یہ لفظ، کسی شخص کی نسل[32]، قریبی رشتہ داروں[33] اولاد اور نزدیک و دور کے رشتہ داروں، کے لئے استعمال ہوتا ہے۔[34] ابن منظور نے کہا ہے، مشہور یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ کی عترت، ان کے اہل بیت ہیں جن پر واجب زکات اور صدقات حرام ہیں اور یہ لوگ ایسی قرابت والے ہیں کہ سورہ انفال کی روشنی میں خمس ان کا حق ہے۔"[35]

بعض اہل لغت، مذکورہ معانی کے علاوہ، عترت کو انسان کی اصل قرار دیتے ہیں[36] البتہ یہ معنی بھی شخص کی اولاد اور خاندان کی طرف ہی پلٹتے ہیں کیونکہ خاندان انسان کی اصل ہوتا ہے۔ بعض احادیث میں بھی یہ لفظ ایسے شواہد کے ساتھ استعمال ہوا ہے جو صلبی بیٹے کے علاوہ کوئی اور معنی نہیں دیتا، حدیث میں آیا ہے: "الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ ولد فَاطِمَةَ"[37] مہدی میری عترت اور نسل فاطمہ میں سے ہے، اگر مہدی (عج) رسول خدا ﷺ کے

معنوی فرزند ہوتے تو ساتھ "ولد فاطمه" کہنے کی کیا ضرورت تھی؟لہٰذا یہ بھی دلیل ہے کہ امام مہدی جناب زہرا علیہا السلام کے حقیقی فرزند ہیں۔

ذریتی

امام مہدی (عج) کے متعلق روایات میں "ذریتی" کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے جو آپ کے رسول خدا ﷺ کے حقیقی فرزند ہونے کی دلیل ہے، امام صادق (ع) فرماتے ہیں آنحضرت (ص) کی خدمت میں یہودی آیا جس کے سوالات کے دوران آپ (ص) نے فرمایا:۔۔۔وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي الْمَهْدِيُّ إِذَا خَرَجَ نَزَلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ لِنُصْرَتِهِ۔۔۔ یعنی: " مہدی میری ذریت میں سے ہے جب وہ ظہور کرے گا تو عیسیٰ ابن مریم ان کی نصرت کے لئے (آسمان سے) اتریں گے۔" [38] اس تعبیر سے بھی قادیانی، معنوی بیٹا ہونا مراد لیتے ہیں لیکن لغت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ذریت، جنوں اور انسانوں کی نسل، [39] والد، لڑکوں، اولاد، خواتین، [40] چھوٹے بچوں یا چھوٹے اور بڑے سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ [41]

قرآن میں بھی یہ لفظ صلبی بیٹوں کے لئے استعمال ہوا ہے، فرمایا: "وَ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَ يَعْقُوبَ وَ جَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ ۔۔۔" (27:29) ترجمہ: "اور ابراہیم کو ہم نے اسحاق و یعقوب بخش دیئے اور نبوت کو اس کی نسل میں قرار دیا۔۔۔" اس آیت میں ذریت سے مراد معنوی بیٹے نہیں ہیں کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صلبی بیٹوں سے نبوت کا سلسلہ آگے بڑھا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا جس میں انہوں نے امامت ملنے کے بعد "وَمِن ذُرِّيَّتِي" (124:2) کی درخواست کی، وہ بھی اولاد کے لئے تھی نہ کہ شاگردوں کے لئے،اسی لئے بعض مفسرین نے لکھا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جو بھی پیغمبر آیا وہ ان کی صلب میں سے تھا اور تورات، انجیل، زبور اور قرآن، تمام کتابیں آپ ہی کی نسل پر نازل ہوئیں۔ [42]

قادیانیوں نے سورۂ ابراہیم کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ: "فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي" (36:14) کا مطلب ہے کہ جو میرا اتباع کرے گا وہ میری ذریت میں سے ہوگا [43] یہ فاحش غلطی اور قرآن کی معنوی تحریف ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا جو کوئی میری اتباع کرے گا، میری ذریت میں سے ہوگا بلکہ فرمایا، جو کوئی بھی میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا" اور پہلے کہا جاچکا ہے کہ " منّی "اور" منّا" کی تعبیر اتباع کرنے والوں اور معنوی بیٹوں کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے۔ لہٰذا ذریت کا لفظ قرآن، حدیث اور لغت کی رو سے رشتہ داروں کے لئے استعمال ہوتا ہے نہ کہ معنوی بیٹوں کے لئے۔

من ولدی

مِنْ وُلْدِ هَذَا" اور "مِنْ وُلْدِي" کی تعبیر جو بعض روایات میں امام مہدی (عج) کے متعلق آئی ہے یہ بھی فقط ان

لوگوں کے لئے استعمال ہوتی ہے کہ جو انسان کے ساتھ صلبی تعلق رکھتے ہوں۔ ایک روایت کے مطابق رسول خدا ﷺ نے امام حسین علیہ السلام کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: "مہدی (عج) ان کی نسل میں سے ہیں۔۔۔" [44] اور ایک دوسری روایت کے مطابق امام علی علیہ السلام نے فرمایا: "میں اپنی نسل میں سے گیارہویں بیٹے کے بارے میں سوچ رہا ہوں جس کا نام مہدی ہے اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔۔" [45]

لغت میں آیا ہے کہ "اب" کا لفظ چچا، دادا اور معلم کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ [46] لیکن "والد" فقط صلبی باپ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ [47] یعنی ولد اور والد کی تعبیر فقط صلبی باپ اور بیٹے کے لئے استعمال ہوتی ہے لہٰذا "منْ وُلْدِی" بھی فقط ان لوگوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جو انسان کی نسل سے ہوتے ہیں۔

امام مہدی (عج) کے بارے میں استعمال کئے گئے الفاظ میں دقت نظر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کے الفاظ، فقط صلبی بیٹوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ یقیناً قادیانی جانتا تھا کہ امام مہدی کے معنوی فرزند ہونے کا دعوی کسی محکم دلیل پر استوار نہیں ہے اسی وجہ سے اس نے اپنے آپ کو سادات سے منسوب کرنے کی کوشش بھی کی ہے تا کہ اپنا تعلق، رسول اعظم ﷺ کی نسل سے کسی طرح سے برقرار کرے اور امام مہدی کی احادیث کو اپنے فائدہ کے لئے استعمال کرے۔ ایک دوسرا مطلب جس کی کوئی علمی بنیاد نہیں وہ یہ کہ قادیانی کا نسل حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا میں سے ہونے کا دعوی، بعض بزرگوں کے کہنے پر مبنی ہے [48] جس کی علمی دنیا میں کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

۲: امام مہدی (عج) کا حکومت عدل کے سایہ میں زندگی گزارنا

قادیانیوں کا دوسرا دعوی جو انہیں دوسرے مسلمانوں سے الگ کر دیتا ہے وہ امام مہدی (عج) کا عادل حکومت کے سائے میں زندگی گزارنے کا ہے، ان کے بقول، امام مہدی اس وقت دنیا میں آئیں گے جب زمین پر عدل و انصاف قائم کرنے والی حکومت قائم ہو گی اور قادیانیوں کے نزدیک وہ انگریز کی حکومت تھی جو قادیانی کے دعوی کے وقت ہندوستان پر مسلط تھی۔ اس بارے میں کہتے ہیں: "مہدی ایسی سلطنت میں دنیا میں آئے گا کہ عدل وانصاف جس کا شعار ہو گا۔ لہٰذا حکومت وقت (انگریز) وہی حکومت ہے جس نے روئے زمین پر عدل و انصاف برقرار کیا ہے۔" [49]

تجزیہ

اس دعوی کے رد میں کہا جاسکتا ہے کہ یہ عقیدہ، روایات کو صحیح نہ سمجھنے یا روایات میں تحریف کا نتیجہ ہے۔ شیعہ اور اہل سنت روایات میں امام مہدی کو خود، عدل و انصاف کے قائم کرنے والا جانا گیا ہے، شیعہ روایات میں اس طرح کے الفاظ ہیں: "هُوَ الْمَهْدِی الَّذِی یَمْلَأُ الأَرْضَ عَدْلًا وَ قِسطاً کَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً ۔۔۔" [50] یعنی: "مہدی وہ ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہو گی۔۔۔" اہل

سنت کی روایات میں بھی آیا ہے : " ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي - أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي - مَنْ يَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ عُدْوَانًا "[51] پھر ایک مرد میری عترت اور میرے اہل بیت سے ظاہر ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح سے وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ ان روایات کے مدّ نظر کہا جا سکتا ہے، قادیانیوں کا دعوی لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ایک طرح کا مغالطہ ہے کیونکہ اس قسم کی روایات میں "يَخْرُجُ" اور " يَمْلَاؤُهَا" کا فاعل امام مہدی ہیں یعنی جو شخص ظہور کرے گا، وہی زمین کو عدل و انصاف سے بھرے گا نہ کہ وہ کسی دوسری عادل حکومت کے زیر سایہ زندگی بسر کرے گا۔ البتہ اگر کوئی قادیانیوں کی اس غلط تاویل کو قبول کرے تو پھر بھی انگریزوں کی حکومت جو ہندوسان اور دوسرے ممالک میں استعمار کی خاطر آئی اور جنہوں نے مسلمانوں کو اپنا غلام بنائے رکھا، وہ حکومت عدل کا مصداق نہیں ہو سکتی!

۳: امام مہدی (عج) کا وفات پانا

قادیانی، غیبت امام زمانہ کا بھی انکار کرتے ہیں اور اس بارے میں موجود روایات کی تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں، غیبت کبریٰ سے مراد وفات ہے لہٰذا شیعہ جس امام مہدی کی انتظار میں ہیں وہ وفات پا چکے ہیں، اس بارے میں ان کے الفاظ یہ ہیں: "غیبت تامہ (کبری) امام مہدی کی وفات کے معنی میں ہے لہٰذا امام مہدی خود ظہور نہیں کریں گے بلکہ ان کے جیسا ایک شخص ظہور کرے گا" [52] اور وہ شخص جو صفات اور خصوصیات میں امام زمانہ کی شبیہ ہوگا وہ قادیانی ہے۔

تجزیہ

غیبت امام مہدی (عج) کا مسئلہ شیعہ مذہب کے مسلمات میں سے شمار کیا جاتا ہے، ابن خلکان، ابن ارزق اور ابن اثیر کی طرح بہت سے اہل سنت علماء بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ امام مہدی (عج) دنیا پر تشریف لا چکے ہیں۔ [53] جس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اب تک زندہ ہیں لہٰذا غیبت کبری کو وفات سے تفسیر کرنا کسی بھی محقق کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ اس بات کی طرف بھی توجہ ضروری ہے کہ قادیانیوں نے "غیبت تامہ" کی تعبیر کو شیعہ روایات سے لیا ہے۔ [54] لیکن عبارت کو کاٹ کر اس کی اپنی مرضی کے مطابق تفسیر کی ہے کیونکہ اسی روایت میں غیبت تامہ کے بعد یہ الفاظ موجود ہیں "اور ان کا ظہور خدا کی اجازت کے بغیر نہیں ہوگا۔۔۔ طولانی مدت اور دلوں کے سخت ہونے کے بعد ظہور ہوگا۔۔۔" [55] یہ الفاظ چونکہ امام کے ظہور کی دلیل ہیں لہٰذا قادیانی ان الفاظ کی طرف بالکل اشارہ نہیں کرتے۔

۴: امام مہدی (عج) کا حضرت عیسی (ع) ہونا

قادیانیوں کا ایک اور نظریہ جو جمہور کے خلاف ہے وہ امام مہدی (عج) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک شخص

جاننا ہے، اس بارے میں کہتے ہیں: "امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے بارے میں ہماری تحقیق یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔"[56] قادیانی، کہتا ہے: "پاک اور پاکیزہ وحی کے ذریعہ مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ میں خدا کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔۔۔اور یہ دو نام، رسول خدا ﷺ نے مجھ کو دیئے ہیں۔"[57]

قادیانی اپنے اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے دلیل کے طور پر وہ آیات بھی پیش کرتے ہیں جن میں قرآن نے انبیاء کو امام کے لفظ سے پکارا ہے اور ان کی نبوت کے ساتھ ساتھ، امامت کا تذکرہ بھی کیا ہے جیسا کہ "إِنِّي جاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِماماً" اور "أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنا" کی طرح کی آیات اس بات پر گواہ ہیں۔[58] غلام احمد اپنے دعوی کو ثابت کرنے کے لئے اس روایت "۔۔۔وَ لاَ الْمَهْدِيُّ إِلاَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ۔۔۔"[59] کا سہارا لیتے ہوئے کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ ایک ہی شخص ہیں۔

تجزیہ

قادیانیوں کا یہ دعوی کہ تمام انبیاء، امام ہیں اس پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے اور جو آیت، قادیانیوں نے استدلال کے طور پر پیش کی ہے کہ جس میں خدا نے قرآن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو "امام مہدی" قرار دیا ہے، وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خداوند عالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں کا امام قرار دیا نہ کہ امام مہدی، اسی لئے ان کے لئے "اماما" کی تعبیر استعمال ہوئی ہے، "امام المہدی" کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام لغوی معنی کی رو سے ہادی بھی ہیں اور مہدی بھی۔ ایک اور مطلب جس کی طرف توجہ ضروری ہے وہ یہ کہ امام کا لفظ قرآن نے جہنم کی طرف لے جانے والے راہنماوں کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔ فرمایا: وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ (28:41) ترجمہ: "اور ہم نے انہیں (دوزخیوں کا) پیشوا بنا دیا کہ وہ (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے تھے۔" اسی طرح مہدی کا لفظ، انبیاء کے علاوہ دوسرے افراد پر بھی بولا جاتا ہے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا: "وَمِنْ قَوْمِ مُوسى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَق" (7:159) ترجمہ: "اور قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی تھی جو حق کے مطابق رہنمائی کرتی تھی۔" ان آیات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کسی شخص کے بارے میں امام، مہدی یا ہادی کے الفاظ استعمال ہونے سے وہ شخص "مہدی موعود" نہیں بن جاتا جس کا آخری زمانے میں ظہور ہونا ہے۔

گذشتہ آیت کے ذیل میں اہل سنت مفسرین نے لکھا ہے کہ اس امت سے مراد، حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کے وہ افراد ہیں جو رسول خدا ﷺ پر ایمان لائے تھے[60] یا وہ نیک افراد مراد ہیں جو حضرت موسی علیہ السلام کے دور میں بھی موجود تھے اور بعد میں بھی تورات میں تحریف کے باوجود وہ حق و عدالت پر قائم رہے۔[61] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں انبیاء کے علاوہ دوسرے افراد بھی ہادی اور مہدی ہیں لہٰذا ہر مہدی نبی نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا "امام المہدی" یا "المہدی" کے الفاظ جو روایات میں استعمال ہوئے ہیں وہ ایسی تعبیریں ہیں جو "مہدی موعود" کے ساتھ خاص ہیں۔ اسی کے پیش نظر بعض محققین نے کہا ہے،[روایات میں] غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ "امام مہدی" مخصوص تعبیر اور خاص علم (نام) ہے کہ جو اکثر روایات میں "الف اور لام" کے ساتھ آیا ہے اور خاص شخصیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔[62]

اسی طرح شیعہ اور اہل سنت منابع میں حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کے بارے میں جو روایات آئی ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو افراد ہیں نہ کہ ایک، روایت میں آیا ہے: "۔۔۔ قائم (عج) وہ شخص ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہونے کے بعد، جن کے پیچھے نماز ادا کریں گے اور وہ امام علی علیہ السلام کی ذریت اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسین علیہم السلام کی نسل سے ہیں۔[63] ایک دوسری روایت میں رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: "اس امت کا مہدی (عج) ہم میں سے ہے اور اس کی اقتداء میں عیسیٰ علیہ السلام نماز ادا کریں گے پھر امام (حسین) کے شانہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: امت کا مہدی ان کی نسل سے ہے۔"[64] اہل سنت کی روایات میں بھی امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کا ذکر دو مستقل شخصیتوں کے تحت ہوا ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے: "مہدی اس امت سے ہیں جس کی اقتداء میں عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے۔"[65] یہ روایت کچھ اختلاف کے ساتھ عبدالرزاق نے اپنی کتاب المصنف میں بھی بیان کی ہے۔[66]

بعض اہل سنت کی روایات میں امام مہدی (عج) کا نام واضح طور پر موجود نہیں ہے بلکہ "امامکم منکم" کی تعبیر استعمال ہوئی ہے۔[67] یہ تمام روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ امام مہدی (عج) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو شخص ہیں۔ سفارینی کہتے ہیں: "صحیح قول یہ ہے کہ [امام] مہدی، [حضرت] عیسی کے علاوہ ہیں اور یہی علماء حق کا قول ہے۔"[68] جس حدیث سے تمسک کرتے ہوئے قادیانی نے امام مہدی (عج) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک فرد ثابت کیا ہے اس کے بارے میں علماء اہل سنت کہتے ہیں: "یہ حدیث بالاجماع ضعیف ہے اور حجت نہیں ہے۔[69] اس حدیث کی سند میں محمد بن خالد جندی ہے جو شافعی کے بیان کے مطابق احادیث میں سہل انگاری سے کام لیتا تھا۔[70] سیوطی، نے کہا کہ اس حدیث کا راوی صحیح نہیں ہے اور بالفرض صحیح ہو تب بھی حجت نہیں رکھتی۔[71] بعض علماء اہل سنت نے اس حدیث کے لئے؛ خبر منکر اور حدیث غریب کے الفاظ استعمال کئے ہیں جو اس کے معتبر نہ ہونے کی دلیل ہیں۔[72]

تمام تر قرائن و شواہد کے مدنظر کہا جاسکتا ہے کہ قادیانی نے چونکہ مہدویت کا دعوی کیا تھا لہٰذا اس قسم کی ضعیف روایات کا سہارا لے کر انہیں اپنے آپ پر منطبق کرنا چاہا ہے۔

۵: امام مہدی (عج) کا دلائل کی جنگ لڑنا

قادیانی، امام مہدی (عج) کے سلسلے میں شیعہ اور اہل سنت روایات کو باطل، بے بنیاد اور افسانہ قرار دیتا ہے۔[73]

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی اس پوزیشن میں نہیں ہوں گے کہ جنگ کریں یا جزیہ لیں بلکہ وہ بغیر جنگ کیے، دلائل کی شمشیر سے دجال کو نابود کریں گے۔۔۔اور اسلام کو دلائل اور براہین سے غالب کریں گے۔ [74] اپنے اس دعوی پر ایک روایت پیش کرتے ہیں کہ جس میں رسول خدا ﷺ نے فرمایا: "۔۔۔خلافت ہمارے قائم (عج) کی طرف اس حالت میں آئے گی کہ ذرہ برابر بھی خون نہیں بہایا جائے گا"۔اس روایت کا سہارا لیتے ہوئے، کہتے ہیں کہ شیعہ روایات کے مطابق بھی امام مہدی (عج) بغیر ذرہ برابر خون بہائے، خلافت سنبھال لیں گے۔ [75]

تجزیہ

بعض کتب میں مختلف ممالک کے فتح کرنے، امام کے لشکر کی تعداد وغیرہ جیسے بہت سے مسائل پر کثیر تعداد میں روایات جمع کی گئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ظہور کے بعد، دشمنوں کے ساتھ جہاد اور قتال کریں گے اور عالمی حکومت بغیر جہاد کے برپا نہیں ہوسکے گی۔۔۔ [76] لیکن قادیانی اس نظریے اور اس قسم کی روایات کا یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں کہ یہ روایات خونی مہدی کے بارے میں ہیں لہٰذا قابل قبول نہیں ہیں حالانکہ کوئی بھی نبی یا وصی کسی کا بلاوجہ خون نہیں بہاتا اور وہ روایت جو قادیانیوں نے پیش کی ہے اس جیسی بعض روایات شیعہ کتب [77] میں بھی ہیں لیکن ان کو نعیم بن حماد سے نقل کیا گیا ہے جو کہ سنّی ہیں۔لہٰذا کہا جاسکتا ہے کہ اس روایت کا اصلی منبع اہل سنت کی کتابیں ہیں اور کسی بھی معتبر شیعہ کتاب میں یہ حدیث نقل نہیں ہوئی ہے بلکہ اماموں نے اس کی تردید کی ہے اور اس بات کو شیعہ عقائد کے منافی قرار دیا ہے۔امام (ع) فرماتے ہیں: "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب تک (بدن سے) پسینہ اور پیشانی سے خون نہیں بہے گا یہ حکومت قائم نہیں ہوگی۔" [78]

قادیانیوں کا یہ عقیدہ عقلی معیارات کے روشنی میں بھی نادرست ہے، کیسے ممکن ہے کہ امام مہدی (عج) کی عالمی حکومت بغیر خون بہائے برپا ہوجائے گی جبکہ پیغمبر اسلام (ص) کی حکومت کو جزیرۃ العرب میں برپا ہوتے تقریبا ۸۰ جنگیں دیکھنا پڑیں۔ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب امام (ع) کی خدمت میں اعتراض ہوا کہ لوگ کہتے ہیں: امام مہدی کی حکومت عفو و بخشش کے ساتھ برپا ہوگی اور کسی کا خون نہیں بہایا جائے گا تو فرمایا: "یہ عقیدہ ہر گز صحیح نہیں، اس خدا کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر حکومت عفو و بخشش سے قائم ہوتی تو رسول خدا (ص) کے لئے قائم ہوجاتی حالانکہ اسی راستے میں ان کے چہرے پر زخم آئے اور ان کے دندان مبارک کو تکلیف پہنچی۔۔۔" [79]

ایک اور روایت میں آیا ہے: "امام رضا (ع) کی خدمت میں قائم (عج) کے بارے میں بات ہوئی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ اس وقت آسودہ خاطر زندگی گزار رہے ہو، جب ہمارا قائم خروج کرے گا اس زمانہ میں پسینہ اور خون بہے گا، آنخضرت کے اصحاب زین پر سوار ہوں گے، مہدی کا لباس سخت اور ان کی غذا بھی پتے ہوں گے۔" [80] روایت کے

الفاظ میں خون کا بہنا، جنگ کی طرف اشارہ ہے ،اسی طرح زین پر سوار ہونا اور سخت غذا، سب اس زمانہ کی سختی اور شدت کی طرف اشارہ ہے لہٰذا اگر دلائل کی جنگ ہو تو اس میں خون کا بہنا اور زین پر سوار ہونا معنی نہیں رکھتا۔

نتیجہ

قادیانیوں نے اپنے بانی کو امام مہدی ثابت کرنے کے لئے جتنی روایات کا سہارا لیا ہے وہ شیعہ اور اہل سنت منابع میں موجود ہیں اور صدیوں سے علماء ،ان احادیث کو اس امام مہدی پر منطبق کرتے آئے ہیں جو اولاد فاطمہ سے ہے لیکن قادیانی مہدویت کا جھوٹا دعوی کرکے ان روایات کی غلط تاویلیں کرکے ان کو اپنے حق میں استعمال کرنا چاہتا ہے۔ قادیانی کا غیر سید ہونا چونکہ واضح تھا اس لئے اس نے ان روایات میں تحریف کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ امام مہدی نسل رسول سے نہیں بلکہ ان کا پیروکار اور معنوی فرزند ہے جبکہ دلائل سے یہی ثابت ہوتا کہ امام مہدی، حضرت فاطمہ کے حقیقی بیٹے ہیں۔اسی طرح امام مہدی (عج) کے عدل وانصاف قائم کرنے اور دشمنوں سے جہاد کی روایات بھی متواتر ہیں لیکن چونکہ قادیانی حکومت قائم نہ کر سکا۔ لہٰذا ان روایات میں بھی معنوی تحریف کی ہے۔اسی طرح کثیر تعداد میں ایسی روایات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور امام مہدی (عج) دو الگ شخصیات ہیں۔ لہٰذا ایک ضعیف روایت کے سہارے اتنی زیادہ روایات کو رد کر دینا قابل قبول نہیں ہے۔

*****

References

---

1. Mahmood Ahmad Bashir-ul-deen, *Sirat Al Maseeh-al-Mouood*, (England, Islam International Publications, 2015), 1.

محمود احمد، بشیر الدین، سیرت المسیح الموعود (انگلینڈ، اسلام انٹر نیشنل پبلیکیشنز، 2015ء)، 1۔

2. Khursheed Ahmad, *Jamat Ahmadia Ki Mukhtasar Tareekh*, (Karachi, Lujna Eumullah, nd.), 15.

خورشید احمد، جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ (کراچی، لجنة اماء الله، سن ندارد)، 15۔

3. Ghulam Ahmad, Qadiyani, *Ruhani Khazain*,Vol.13 (Rabwa, Nizarat Ishaat, 2008), Hashya,134, 162.

غلام احمد، قادیانی، روحانی خزائن، ج13 (ربوہ، نظارت اشاعت، 2008ء)، حاشیہ 134، 162۔

4. Mustafa Sabit, *Al-Serat ul Mutahara*, (England, Al- Sharkata -ul-Islamia Al Mahdoda, 2006), 39.

مصطفیٰ، ثابت، السیرہ المطہرہ (انگلینڈ، الشرکۃ الاسلامیۃ المحدودہ، 2006ء)، 39۔

5. Muhammad Jawad, Mashkoor, *Farhang e Farq e Islami* (Mashhad, Bunyad-e Pazuhish Hai-e Islami, Astan-e Quds Razvi, 1372 AD), 38.

محمد جواد، مشکور، *فرہنگ فرق اسلامی* (مشہد، بنیاد پژوہش ہای اسلامی آستان قدس رضوی، 1372 ش)، 38۔

6. Khursheed Ahmad, *Jamat Ahmadia Ki Mukhtasar Tareekh*,18.

خورشید احمد، *جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ*، 18۔

7. Mustafa Sabit, *Al-Serat ul Mutahara*, 63, 64.

مصطفیٰ، ثابت، *السیرہ المطہرہ*، 63 و 64۔

8. Khursheed Ahmad, *Jamat-e-Ahmadia Ki Mukhtasar Tareekh*, 25.

خورشید احمد، *جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ*، 25۔

9. Ghulam Ahmad, Qadiyani, *Malfuzaat*, Vol. 2 (Rabwa, Anjuman Ahmadiya, 1988), 285.

غلام احمد، قادیانی، *ملفوظات*، ج2 (ربوہ، انجمن احمدیہ، 1988)، 285۔

10. Ghulam Ahmad, Qadiyani, *Ruhani Khazain*, Vol. 18, 216

غلام احمد، قادیانی، *روحانی خزائن*، ج 18، 216۔

11. Alami Majlis Tahufuz–e-khatm-e-Nabuwat, *Ehtisaab-e- Qadiyaniyat*, Vol. 4 ((Multan, Alami Majlis Tahufuz–e-Khatm-e-Nabuwat, 2021), 388.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، *احتساب قادیانیت*، ج4 (ملتان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، 2021)، 456۔

12. Jalal-ul-Deen, Suyuti, *Alurf-ul-Warood fi Akhbar-al-Mahdi (a.s)*, (Tehran, Almajma Ul-Eali litarqeeb Bain-al-Mazhab-al-Islamia, 1385 AD), 41

جلال الدین، سیوطی، *العرف الوری فی اخبار المہدی (علیہ السلام)* (تہران، المجمع العالی للتقریب بین المذاہب الاسلامیہ، 1385 ش)، 41۔

13. Ibna Khaldoon, *Tareekh Ibna Khaldoon*, Vol. 1 (Beirut, Dar -al-Fikr, 1408 AH), 388.

ابن خلدون، *تاریخ ابن خلدون*، ج1 (بیروت، دار الفکر، 1408ھ)، 388۔

14. Ibn- Taimiya, Harrani, *Minhaj Al-sunat Al-Nabawia*, Vol.8, (no city, Mosasa Qurtaba, Altaba-al-Oola, 1406 AH), 254.

ابن تیمیہ، حرانی، *منہاج السنہ النبویہ*، ج8 (شہر ندارد، مؤسسہ قرطبہ، 1406ھ) 254۔

15. Muhammad bin Ibrahim, Numani, *Al-Gaiba* (Tehran, Maktaba-al-Sadooq, 1397 AD), 11.

محمد بن ابراہیم، نعمانی، *الغیبۃ* (تہران، مکتبہ الصدوق، 1397ھ)، 11۔

16. Mehdi, Faqih Imani, *Isalat Mahdawiyat dar islam az Dedgah-e- ehle-e-tasunun*, Chape 2 (Qom, Moalef, 1418 AH), 103.

مہدی، فقیہ ایمانی، *اصالت مہدویت در اسلام از دیدگاہ اہل تسنن* (قم، مولف، 1418ھ)، 103۔

17. Muhammad bin Hassan, Tusi, *Al-Gaiba* (Qom, Mosasa al Maarif-al-Islamia, 1425 AH), 174.

محمد بن حسن، طوسی، *الغیبۃ* (قم، مؤسسہ المعارف الاسلامیہ، 1425ھ)، 174۔

18 Muhammad Hussain, *Kashif-ul-Ghita*, Asl-al-Shia w Usuloha (Beruit, Mosasa-al-Alami, 1413 AH), 74.

محمد حسین، کاشف الغطاء، اصل الشیعۃ واصولھا (بیروت، موسسہ الاعلمی، 1413ھ)، 74۔

19. Nasir, Makarim Shirazi, *Panjah Dars Usul–e-Aqaid Barae Jawanan* (Qom, Intasharat Nasl-e-Jawan, 1385 AD), 319.

ناصر، مکارم شیرازی، پنجاہ درس اصول عقاید برای جوانان (قم، انتشارات نسل جوان، 1385ش)، 319۔

20 . Muhammad bin Ibrahim ,Numani, Al-Gaiba, moqadma ketab, 11.

محمد بن ابراہیم، نعمانی، الغیبۃ، مقدمۃ کتاب، 11۔

21. Lutfullah, Safi Gulpaigani, *Muntakhab-ul-Asar*, Vol. 2 (Qom, Daftar Moalif, 1422 AH), 8.

لطف اللہ، صافی گلپایگانی، منتخب الاثر، ج2 (قم، دفتر مولف، 1422ھ)، 8۔

22. Muhammad Baqir, AlSadar, *Bahs Houl-ul-Mehdi(Aj)* (Beruit, Markaz–al-Gadeer Lidarasat al-Islamia, 1417 AH), 63, 64.

محمد باقر، الصدر، بحث حول المہدی (بیروت، مرکز الغدیر للدراسات الاسلامیہ، 1417ھ)، 63و 64۔

23 . Muhammad Azam, Exir, *Chudawin Sadi Hijri Ka Ikhtetam Or Zahoor Imam Mahdi* (Qadiyan, Anjuman-e Ahmadia, 2013), 18.

محمد اعظم، اکسیر، چودھویں صدی ہجری کا اختتام اور ظہور امام مہدی (قادیان، انجمن احمدیہ، 2013ء)، 18۔

24. Ghulam Ahmad, Qadiyani, *Zarurat Al-Imam*, (Qadiyan, Anjuman-e Ahmadia, 2012), 27.

غلام احمد، قادیانی، ضرورت الامام، (قادیان، انجمن احمدیہ، 2012ء)، 27۔

25. Ghulam Ahmad, Qadiyani, *Ruhani Khazain*, Vol. 18, 5.

غلام احمد، قادیانی، روحانی خزائن، ج18، 5۔

26. Muhammad bin Hassan, Safaar, *Basair-al- Darajat*, Vol. 1 (Qom, Maktaba Ayatullah Marashi Najafi, 1404 AH), 17.

محمد بن حسن، صفار، بصائر الدرجات، ج1 (قم، مکتبہ آیت اللہ مرعشی نجفی، 1404ھ)، 17۔

27. Muzaffar Ahmad, *Maseeh or Mahdi Hazrat Muhammad Rasul Allah ki nazar main* (Rabwa, Majlis Ansar Allah, 2011), 27.

مظفر احمد، مسیح اور مہدی حضرت محمد رسول اللہ کی نظر میں (ربوہ، مجلس انصار اللہ، 2011ء)، 27۔

28. Ansar Raza, *Ahadees Maseh w Mahdi Ka Ak Tahqiqi Jaiza* (nd.), 38; Cited from given below link: https://www.alislam.org/urdu/topic/%D8%A7%D8%AE%D8%AA%D9%84%D8%A7%D9%81%DB%8C%D9%85%D8%B3%D8%A7%D8%A6%D9%84/.

انصر رضا، احادیث مسیح و مہدی کا ایک تحقیقی جائزہ، (ندارد)، 38۔

29. Muhammad bin Ali, Sadooq, *Al-Amali* (Tehran, Kitabchi, 1376 AD), 332.

محمد بن علی، صدوق، الامالی (تہران، کتابچی، 1376ش)، 332۔

30 . Tusi, *Al-Gaiba*, 180.

طوسی، الغیبہ، 180۔

31. Ahmad Bin Hambal ,Shibani, Musnad al Imam Ahmad Bin Hambal, Vol. 17 (Beruit, Mosasa Al-Rasala, 1416 AH), vol 17, 321

احمد بن حنبل، شیبانی، مسند الامام احمد بن حنبل، ج17 (بیروت، مؤسسہ الرسالہ، 1416ھ)، 321۔

32. Ahmad bin Muhammad, Fiyumi, *Al-Misbah ul-muneer*, Vol. 2 (Qom, Moasasa Dar ul-Hijrah, 1414 AH), 391; Ab-ul-Fatah, Saeedi, Hussain Yousaf, Mosa, Al-ifsah fi Fiqh Al-lugha, Vol. 1 (Qom, Maktab Alalam al-Islami, 1410 AH), 304.

احمد بن محمد، فیومی، المصباح المنیر، ج2 (قم، موسسہ دار الہجرۃ، 1414ھ)، 391؛ عبدالفتاح، صعیدی و حسین یوسف، موسیٰ، الافصاح فی فقہ اللغۃ، ج1 (قم، مکتب الاعلام الاسلامی، 1410ھ)، 304۔

33. Ismail bin Hamad, Johari, *Al-Sehah*, Vol. 2 (Beruit, Dar al-Ilm Lilmalayin, 1376 AD), 735.

اسماعیل بن حماد، جوہری، الصحاح، ج2 (بیروت، دار العلم للملایین، 1376ھ)، 735۔

34. Muhammad bin Mukaram, Ibn Manzoor, *Lisan ul-Arab*, Vol. 4 (Beirut, Dar Sader, 1414 AH), 537.

محمد بن مکرم، ابن منظور، لسان العرب، ج4 (بیروت، دار صادر، 1414ھ)، 537۔

35. Ibid.

ایضاً۔

36. Khalil bin Ahmad, Farahidi, *Al aen*, Vol. 2 (Qom, Nashar-e-Hijrat, 1409 AH, 66.

خلیل بن احمد، فراہیدی، العین، ج2 (قم، نشر ہجرت، 1409ھ)، 66۔

37. Abu Dauod, Sajistani, *Sunan Abi Dauod*, Vol. 4 (Qahira, Dar Al-Hadees, 1420 AH), 1833.

ابو داود، سجستانی، سنن ابی داود، ج4 (قاہرہ، دار الحدیث، 1420ھ)، 1832۔

38. Sadooq, *Al-Amali*, 218.

صدوق، الامالی، 218۔

39. Muhammad bin Yaqoob, Firoz Abadi, *Al-qamoos-al-Moheet*, Vol. 1 (Beruit, Dar al-kutub-al-elmiya, 1415 AH), 17.

محمد بن یعقوب، فیروز آبادی، القاموس المحیط، ج1 (بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1415ق)، 17۔

40. Muhammad bin Ahmad, Azhari, *Tahzeed ul-lughah*, Vol. 15 (Beruit, Dar Ihyaa Al-Turath Al-Arabi, 1421 AH), 6.

محمد بن احمد، ازہری، تہذیب اللغۃ، ج15 (بیروت، دار احیاء التراث العربی، 1421ھ)، 6۔

41. Raghib, Isfahani, *Mufradat Alfaz Al-Quran* (Beruit, Dar Ul-Qalm, 1412 AH), 327.

راغب، اصفہانی، مفردات الفاظ القرآن (بیروت، دار القلم، 1412ھ)، 327۔

42. Fazl bin Hassan,Tabrsi, *Majma ul Bayan*, Vol. 8 (Tehran, Nasir Khusru, 1372 AD), 440.

فضل بن حسن، طبرسی، مجمع البیان، ج8 (تہران، ناصر خسرو، 1372ش)، 440۔

43. Ansar Raza, *Ahadees Maseh w Mahdi Ka Ak Tahqiqi Jaiza*, 38.

انصر رضا، احادیث مسیح و مہدی کا ایک تحقیقی جائزہ، 38۔

44. Sulaim bin Qais, Hilali, *Kitab Sulaim Bin Qais*, Vol. 2 (Qom, Alhadi, 1405 AH), 910.

سلیم بن قیس، ہلالی، کتاب سلیم بن قیس، ج2 (قم، الہادی، 1405ھ)، 910۔

45. Muhammad bin Yaqoob, Kulani, *Al-Kafi*, Vol. 1 (Qom, Dar ul-Hadees, 1429 AH), 338.

محمد بن یعقوب، کلینی، الکافی، ج1 (قم، دار الحدیث، 1429ھ)، 338۔

46. Raghib, Isfahani, *Mufradat Alfaz Al-Quran,* (Beruit, Dar Ul-Shamiah, 1421 AD), 57.

راغب اصفہانی، مفردات الفاظ القرآن (بیروت، دار الشامیۃ، 1421ھ)، 57۔

47. Muhammad Hussain, Tabatabai, *Almezan Fi Tafseer Al-Quran*, Vol. 7 (Beruit, Mosasa Al- Alami lil Matbuaat, 1390 AD), 164.

محمد حسین، طباطبائی، المیزان فی تفسیر القرآن، ج7 (بیروت، مؤسسہ الاعلمی للمطبوعات، 1390ھ)، 164۔

48. Ghulam Ahmad, Qadiyani, *Ruhani Khazain*, Vol. 18, 5.

غلام احمد، قادیانی، روحانی خزائن، ج18، 5۔

49. Ibid, Vol. 15, 9.

ایضاً، ج15، 9۔

50. Muhammad bin Yaqoob, Kulani, *Al-Kafi*, Vol. 1, 335.

محمد بن یعقوب، کلینی، الکافی، ج1، 335۔

51. Ahmad bin Hambal, Shibani, *Musnad al Imam Ahmad Bin Hambal*, Vol. 17 (Beruit, Moasasaht-u-Risalah, 1416 AH), 416

احمد بن حنبل، شیبانی، مسند الامام احمد بن حنبل، ج17 (بیروت، موسسۃ الرسالہ، 1416ق)، 416۔

52. Muhammad Nazir, Lailpuri, *Imam Mahdi Ka Zahoor Az Musalmaat –e-Ahle-Sunat w Tashu*, (Rabwa, Anjuman Ahmadiya, nd.), 26.

محمد نذیر، لائلپوری، امام مہدی کا ظہور از مسلمات اہل سنت و تشیع، (ربوہ، انجمن احمدیہ، سن ندارد)، 26۔

53. Mehdi, *Faqih Imani, Isalat Mahdawiyat dar Islam az Dedgah-e- Ehle-e-Tasunun*, 82 to 100.

مہدی، فقیہ ایمانی، اصالت مہدویت در اسلام از دیدگاہ اہل تسنن، 82تا100۔

54. Muhammad Nazir, Lailpuri, *Imam Mahdi Ka Zahoor Az Musalmaat –e-Ahle-Sunat w Tashu*, 20.

محمد نذیر، لائلپوری، امام مہدی کا ظہور از مسلمات اہل سنت و تشیع، 20۔

55. Muhammad bin Ali, Sadooq, *Kamal ul-Deen w Tamam ul-nema*, Vol. 2 (Tehran, Islamia, 1395 AD), 516.

محمد بن علی، صدوق، کمال الدین و تمام النعمہ، ج2 (تہران، اسلامیہ 1395ھ)، 516۔

56. Muhammad Nazir, Lailpuri, *Imam Mahdi Ka Zahoor Az Musalmaat -e-Ahle-Sunat w Tashu*, 14.

محمد نذیر، لائلپوری، امام مہدی کا ظہور مسلمات اہل سنت و تشیع، 14۔

57. Qadiyani, *Ruhani Khazain*, Vol. 17, 4.

قادیانی، روحانی خزائن، ج17، 4۔

58. Ansar Raza, *Sultan Al-Quran*, 72.

النصر، رضا، سلطان القرآن ، 72۔

59. Ibn-e-Maja, Qazvini, *Sunan Ibna Maja*, Vol. 12 (Beruit, Dar Al-Fikr, 1995), 197.

ابن ماجه، قزويني، سنن ابن ماجه، ج12 (بیروت، دارالفکر، 1995ء)، 197۔

60. Syed Kutb, *Fi Zelal Al-Quran*, Vol. 3 (Beruit, Dar ul-sharooq, 1425 AH), 1381.

سید قطب، فی ظلال القرآن، ج3 (بیروت، دار الشروق، 1425ھ)، 1381۔

61. Mustafa, Maraghi, *Tafseer Al-Maraghi*, Vol. 9 (Beruit, Dar o Ahya Alturach alarabi, 1985), 87.

مصطفیٰ، مراغی، تفسیر مراغی، ج9 (بیروت، دار احیاء التراث العربی، 1985)، 87۔

62. Ali ibn Isa, Erbali, *Kashf ul-Ghuma*, Vol. 2 (Tabriz, Bani Hashami, 1381 AD), 469.

علی بن عیسی، اربلی، کشف الغمہ، ج2 (تبریز، بنی ہاشمی، 1381ھ)، 469۔

63. Muhammad bin Yaqoob, Kulani, *Al-Kafi*,Vol. 8, 50.

محمد بن یعقوب، کلینی، الکافی، ج8، 50۔

64. Ali ibn Isa ,Erbali, *Kashf ul-Ghuma*, Vol. 3, 283.

علی بن عیسی، اربلی، کشف الغمۃ، ج3، 283۔

65. Ibn Abi Shiba, Kofi, *Al-musanif*, Vol. 7 (Beruit, Dar ul-fikr, 2008), 513.

ابن ابی شیبہ، کوفی، المصنف، ج7 (بیروت، دارالفکر، 2008ء)، 513۔

66. Abd ul Razaq, Sanai, *Almusanaf*, Vol. 11 (Beruit, Al-maktab al-Islamia, 1403 AH), 399.

عبدالرزاق، صنعانی، المصنف، ج11 (بیروت، المکتب الاسلامی، 1403ھ)، 399۔

67. Muslim bin Hajaj, Nishapuri, *Sahi Muslim*, Vol. 1 (Qahira, Dar ul-Hadees, 1412 AH), 136.

مسلم بن حجاج، نیشابوری، صحیح مسلم، ج1 (قاہرہ، دار الحدیث، 1412ھ)، 136۔

68. Muhammad bin Ahmad, Safarini, *Lawama Al-Anwar Al-Bahiya*, Vol. 2 (Damishq, Mosasa Al-Khafiqeen w Maktabatoha, 1420 AH), 84.

محمد بن احمد، سفارینی، لوائح الانوار البھیہ، ج2 (دمشق، مؤسسہ الخافقین و مکتبتھا، الطبعہ الثانیہ، 1402ھ)، 84۔

69. Alami Majlis Tahufuz–e-Khatm-e-Nabuwat, *Ehtisaab-e- Qadiyaniyat*, Vol. 4 (Multan, Alami Majlis Tahufuz–e-Khatm-e-Nabuwat, 2021), 118.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، احتساب قادیانیت، ج4 (ملتان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، 2021)، 118۔

70. Erbali, *Kashf ul-Ghuma*, Vol. 2, 484.

اربلی، کشف الغمۃ، ج2، 484۔

71. Suyuti, *Alurf -Ul-warood Fi Akhbar -Al-mahdi*, 54.

سیوطی، العرف الوردی فی اخبار المہدی، 54۔

72. Marei bin Yousaf, Karami, *Faraid Fawaid-ul-fikr al-Imam al-Mahdi al-Muntazar* (Qom, Dar ul-Kitabalislami, 1427 AH), 209.

مرعی بن یوسف، کرمی، فرائد فوائد الفکر الامام المہدی المنتظر (قم، دار الکتاب الاسلامی، 1427ھ)، 209۔

73. Ghulam Ahmad, Qadiyani, *Ruhani Khazain*, Vol. 15, 15.

غلام احمد، قادیانی، *روحانی خزائن*، ج15، 15۔

74. Muhammad Nazir, Lailpuri, *Imam Mahdi Ka Zahoor Az Musalmaat -e-Ahle-Sunat w tashu*, , 10, 11.

محمد نذیر، لائلپوری، *امام مہدی کا ظہور مسلمات اہل سنت و تشیع*، 10 و 11۔

75. Ibid, 13.

ایضاً، 13۔

76. See: Muhammad Amir, Nasari, *Al-ahadees al-mushtariqa howl al-Imam al-Mahdi* (Tehran, Almajma ul-aalmi lettaqreeb bain al-mazahib -al- islamia, 1427 AH), 285 to 304.

دیکھیں: محمد امیر، ناصری، *الاحادیث المشترکہ حول الامام المہدی* (تہران، المجمع العالمی للتقریب بین المذاہب الاسلامیہ، 1427ھ)، 285 تا 304۔

77. Muhammad bin Hassan, Hur Amuli, *Isbat ul-Huda*, Vol. 5 (Beruit, Ilmi, 1425 AH), 271.

محمد بن حسن، حر عاملی، *اثبات الہدی*، ج5 (بیروت، اعلمی، 1425ھ)، 271۔

78. Numani, *Al-Gaiba*, 283.

نعمانی، *الغیبہ*، 283۔

79. Ibid, 284.

ایضاً، 284۔

80. Ibid, 285.

ایضاً، 285۔